خطبہ جمعہ

بعنوان

فہمِ دین، مسلمان کی بنیادی ضرورت

سلسلة منبر الحكمة
257

بتاریخ: 25 جون 2021

بمطابق: ١٤ ذی القعدة ١٤٤٢ ھج

به اهتمام

الحکمة انٹرنیشنل
5D1 ٹاؤن شپ، مادرِملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اھم نکات

① ......انسان کا اصل ورثہ، علم وہدایت ہے

② ......علم وہدایت کا سرچشمہ ذات نبوی ﷺ ہیں

③ ......تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا دین ایک ہی تھا

④ ......فہم دین میں حدیث، بیانِ قرآن ہے

⑤ ......بیانِ قرآن میں (احادیث) کی مختلف صورتیں اور مثالیں

اَلْـحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ، لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وكفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْـدًا، وأشْهَـدُ أن لَا إلٰـهَ إلّا اللهُ وَحْدَه لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَأشْهَدُ أنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا ؛ أمّا بَعْدُ!

﴿وَ مَـا كَـانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَ لِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَ﴾ [التوبۃ:122]

﴿اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ﴾ [النحل :44]

﴿فَاِذَا قَرَاْنٰـهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ * ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ﴾ [القیامۃ :18، 19]

تمہید

انسان کے لیے جو چیز سب سے بنیادی حیثیت رکھتی ہے وہ علم اور ہدایت ہے۔ جب انسان کو اس بات کا علم ہو جائے کہ وہ اس دنیا میں کیوں آیا ہے اور اس کے آنے کا مقصد کیا ہے؟

فرد اور معاشرے کی تعمیر وتشکیل بھی اسی بنیاد پر ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اُس نے اپنے بندوں کی رشد وہدایت کے لیے کتاب ہدایت قرآن مجید اور اس کی عملی تصویر اور اسوہ حسنہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ جب جنوں نے قرآن سنا تو انہوں نے کہا:

﴿اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا * یَهْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا﴾ [الجن:1]

''بلاشبہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ جو سیدھی راہ کی طرف لے جاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے اور (اب) ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو کبھی شریک نہیں کریں گے۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆......سورۃ الفاتحہ کو ہر مسلمان نماز میں ایک دن میں چوبیس مرتبہ تلاوت کرتا ہے؛ اس کے پہلے حصے میں اللہ کی حمد و ثناء ہے اور اس کے بعد ہدایت اور صراط مستقیم کی دعا ہے۔ وہ راستہ کیسا ہونا چاہیے اور کس طرح کا نہیں ہونا چاہیے؟ پھر اس راہ کی خوبیاں اور انعام یافتہ لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِی مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ﴾

[الانعام:153]

”اور یہ کہ بے شک یہی میرا راستہ ہے سیدھا، پس اس پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ تمہیں اس کے راستے سے جدا کر دیں گے۔ یہ ہے جس کا تاکیدی حکم اس نے تمہیں دیا ہے، تاکہ تم بچ جاؤ۔“

......انسان کا اصل ورثہ، علم وہدایت:

جب انسان کو اس بات کا علم ہو جائے کہ اسے کس مقصد کے تحت دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ تو وہ اپنی پوری زندگی اسی مقصد کو حاصل کرنے میں گزار دیتا ہے۔ زندگی کے اس مقصد کو صرف ربانی ہدایت اور کتاب وسنت کے علم سے پہچانا اور حاصل کیا جا سکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے زندگی کے تمام پہلوں میں راہنمائی فرمائی ہے۔ دین میں ہر دور کے لیے مکمل رہنمائی موجود ہے۔ دین کا کامل ہونا قیامت تک کے لیے ہے، بس ہر دور کے علماء کرام کی ذمہ داری ہے وہ اسلام کی تفہیم اور اپنے عہد کے تقاضوں کے مطابق بہتر تعبیر کریں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾

[المائدۃ:03]

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین کی حیثیت سے پسند کر لیا۔“

......علم کا اٹھ جانا، اہل علم کی موت سے ہوگا:

اگر ہم دین کو سمجھنے کی کوشش نہیں کریں گے تو ہم دین سے ہر دور کے مسائل کا حل پیش کرنے سے قاصر رہیں گے، جس کے نتیجے میں علم اور ہدایت کی بجائے اٹکل پچو اور گمراہی عام ہوگی۔

اسی بارے سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((إِنَّ اللّٰـهَ لاَ يَـقْبِـضُ الـعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ العِبَادِ ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ العِلْمَ بِقَبْضِ العُلَمَاءِ))

''اللہ تعالیٰ دین کے علم کو ایسے نہیں اٹھائے گا کہ بندوں کے سینوں سے نکال لے، بلکہ اہل علم کو موت دے کر علم کو اٹھائے گا۔''

صحيح البخاری:100

☆......اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کتابیں تو اپنی اصل شکل میں موجود رہیں گی لیکن ان کتابوں سے مسائل اخذ کرنے والے اہل علم دنیا میں نہیں رہیں گے۔اسی چیز کو حدیث میں علم کا اٹھ جانا قرار دیا گیا ہے۔

......علم وہدایت کا سرچشمہ، ذات نبوی ﷺ:

علم وہدایت کا مرکز وسرچشمہ نبی ﷺ کی ذات ہے۔علم وہی ہے جو نبی ﷺ کی زبانِ رسالت سے نکلے۔تمام علوم جو دنیا میں موجود ہیں وہ یا قرآن مجید سے ماخوذ ہیں یا زبان رسالت سے نکلے ہیں۔قرآن کریم نے اسلام سے پہلے کے دور کو جاہلیت پر مبنی قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ [اٰل عمران:164]

''حالانکہ بلاشبہ وہ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔''

نبی ﷺ کے تشریف لانے سے پہلے کا دور جاہلی اور ضلالت پر مبنی تھا۔جاہلیت اور گمراہی کا خاتمہ نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بعد ہوا ہے۔گویا علم وہدایت کا چراغ آپ ﷺ کی ذات ہے، جہاں سے علم اور جہالت کے درمیان فرق واضح ہوتا ہے۔نبی کریم ﷺ سے پہلے کا دور جہالت کا زمانہ شمار کیا جاتا ہے۔اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ﴾ [المائدة:50]

''کیا یہ جاہلیت کے حکم کو چاہتے ہیں اور اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا ان لوگوں کے لیے کون ہے جو یقین کرتے ہیں۔''

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا شعر ہے کہ علم کی دو شکلیں ہیں:

كُلُّ العُلومِ سِوى القُرآنِ مَشغَلَةٌ
إِلّا الحَديثَ وَعِلمَ الفِقهِ في الدينِ
العِلمُ ما كانَ فيهِ قالَ حَدَّثَنا
وَما سِوى ذاكَ وَسواسُ الشَياطينِ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

’’تمام کے تمام علوم وقت گزاری ہیں؛ سوائے دو علوم کے حدیث اور (دین میں) فقہ۔علم وہ ہے جس میں حدثنا یا قال ہو اور جو اس کے علاوہ علوم ہیں وہ شیاطین کے وسوسے ہیں۔

......عقل ومشاہدہ علم نہیں، معاون علم ہے:

یاد رہے! عقل اور مشاہدہ حصول علم میں معاون ہے۔اور ان کے استعمال کا دائرہ شریعت کی حدود میں رہ کر کیا جائے گا۔اسی طرح فقہاء یا علماء کے اقوال کی بھی یہی حیثیت ہے۔عقل، مشاہدہ یا علماء کے اقوال بذات خود کوئی علم نہیں؛ یہ علم صرف اس وقت ہی تصور کیے جائیں گے جب ہدایت نبوی ﷺ کے مطابق ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ [الانبیاء:07]

’’سو تم اہل ذکر (علم) سے پوچھ لو؛ اگر تم نہیں جانتے ہو۔‘‘

☆......علم کا یہی اسلوب ایک ہزار سال تک چلتا رہا۔مسلمانوں کے ہاں علم وہی تصور کیا جاتا تھا جو وحی الٰہی کے تابع ہوتا تھا۔اس دور میں مسلمانوں نے شاندار کام کیا اور بے شمار کتابیں لکھیں۔اس دور میں مسلمان اپنے آپ کو کمزور سمجھتے تھے اور علم اپنی ذات سے باہر لیتے تھے۔

......علوم انسانی کی بنیاد، عقل نہیں وحیِ الٰہی پر ہے:

تمام علوم کی بنیاد وحی الٰہی پر ہے۔اگر انسان یہ بات جان لے کہ وحی کے تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں لینا محال ہے کیوں کہ انسان کی عقل میں اتنی صلاحیت و قابلیت نہیں ہے۔اگر انسان اپنی عقل وفہم کے ذریعے فلاح اور کامیابی کے راستوں تک رسائی حاصل کرسکتا تو اللہ تعالیٰ کو انبیاء کرام علیہم السلام کو بھیجنے کی ضرورت پیش ہی نہ آتی؟

پیغمبروں کا آنا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا دین کے لیے مشکلات برداشت کرنا؛ یہ سب اس بات کے دلائل ہیں کہ عقل انسانی ناقص ہے۔اگر کوئی انسان یہ بات کہتا ہے کہ اس کی عقل میں اتنی صلاحیت و قابلیت موجود ہے جو تمام مسائل کا حل پیش کرسکے تو وہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور نظام رسالت کا منکر اور احمق انسان ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ﴾ [البقرة:130]

’’اور ملت ابراہیم سے وہی روگردانی کرے گا جس نے اپنے نفس کو احمق بنایا۔‘‘

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اسی بارے کیا خوب کہا ہے:

صُبحِ ازل یہ مجھ سے کہا جبرئیل نے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جو عقل کا غلام ہو، وہ دِل نہ کر قبول
باطل دُوئی پسند ہے، حق لا شریک ہے
شِرکت میانۂ حق و باطل نہ کر قبول

تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا ایک دین تھا

سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر جناب محمد رسول اللہ ﷺ تک تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو جو احکامات دیے گئے؛ وہ عقائد، عبادات، معاملات اور بنیادی اخلاقیات پہ مشتمل ہیں اور یہ احکامات تقریبا تمام انبیاء کو دیے گئے ہیں۔ اس لیے کہا کہ تمام انبیاء کا دین ایک ہی تھا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوحًا وَّالَّذِيْ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ وَالَّذِیْ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ﴾ [الشوریٰ:13]

”اس نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا جس کا تاکیدی حکم اس نے نوح کو دیا اور جس کی وحی ہم نے تیری طرف کی اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا، یہ کہ اس دین کو قائم رکھو اور اس میں جدا جدا نہ ہو جاؤ۔“

دوسری آیت مبارکہ میں اللہ تعالی نے اسی بات کو کچھ یوں فرمایا:

﴿لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا﴾ [المائدۃ:48]

”تم میں سے ہر ایک کے لیے ہم نے ایک راستہ اور ایک طریقہ مقرر کیا ہے۔“

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دین تو تمام نبیوں کا ایک ہی تھا لیکن شریعتیں حالات کے ساتھ کچھ مختلف ہوتی رہیں۔ شریعت سے مراد فروعی احکامات ہیں؛ جو اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی امت کے لیے خصوصی مقرر کیے ہیں۔

......اسلام جامع و کامل دین ہے:

نبی کریم ﷺ کو جو دین عطا کیا گیا اس میں خصوصی احکامات بھی شامل ہیں اور اس کے علاوہ پچھلے انبیاء کے دین کے احکام پر بھی مشتمل ہے؛ کیوں کہ شریعت اسلامیہ بہت جامع اور اکمل ہے۔

آپ ﷺ کو جو شریعت دی گئی ہے وہ جامع اور کامل ہے۔ انسانی زندگی کے حوالے سے احکامات کی تکمیل شریعتِ اسلامیہ سے ہی ہوتی ہے۔ شریعت محمدیہ ﷺ میں انفرادی اور اجتماعی زندگی کے تمام مسائل کا حل موجود ہے؛ خواہ ان کا تعلق انفرادی زندگی سے ہو یا اجتماعی زندگی سے ہو۔ عقائد، رسومات، عبادات اور سیاست، معیشت و معاشرت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے تمام پہلوں کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ تعلیمات اور احکامات اللہ رب العزت کے طرف سے نازل کیے گئے ہیں۔ اللہ رب العزت نے فرمایا:

﴿ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلٰى شَرِيعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾

[الجاثية:18]

”پھر ہم نے تجھے (دین کے) معاملے میں ایک واضح راستے پر لگا دیا،سو اسی پر چل اور ان لوگوں کی خواہشات کے پیچھے نہ چل جو نہیں جانتے۔“

☆......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي ، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ ، وَيَعْجَبُونَ لَهُ ، وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ؟))

”میری مثال اور مجھ سے پہلے تمام انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک عمدہ اور خوبصورت محل تیار کیا،مگر ایک کونے میں جگہ خالی چھوڑ دی۔ اب لوگ اس کے آس پاس آ کر گھومتے ہیں اور اسے دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں: اس میں ایک اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟“

آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ))

”میں وہی اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔“

صحيح البخاری:3534

......دین اسلام پر عمل میں تنگی نہیں، وسعت وظرفیت ہے:

اللہ نے شریعت اسلامیہ کو اپنی رضا کا ذریعہ قرار دیا ہے، اس پر عمل کرنے میں تنگی نہیں بلکہ وسعت ہے۔ انسانی زندگی کے تمام مسائل کا حل اس میں موجود ہے۔ اگر کسی مسئلے کا حل واضح نص میں موجود نہ ہو تو نصوص کے الفاظ میں اتنی گہرائی ہوتی ہے؛ جس سے مسائل کے حل تک پہنچا جا سکتا ہے۔ اور یہ کام صرف اہل علم ونظر اور اجتہاد وفقہ سے وابستہ احباب کا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَ لِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ [المائدة:6]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

’’اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تنگی کرے اور لیکن وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور تا کہ وہ اپنی نعمت تم پر پوری کرے، تا کہ تم شکر کرو۔‘‘

☆...... ایک سوال ہے کہ اگر انسان کی جان جانے کا ڈر ہو اور وہ سور کا گوشت کھا کر جان بچالے تو کیا اس نے درست کیا ہے؟ پہلی صورت یہ ہے کہ اس نے سور کا گوشت کھا کر جان بچا لی اور دوسری صورت یہ ہے کہ اس نے سور کا گوشت نہیں کھایا۔ تو ان دونوں صورتوں میں اس نے شرعی حکم کو ہی مدنظر رکھا ہے۔ پہلی صورت میں اس نے رخصت پر عمل کیا اور دوسری صورت میں عزیمت اختیار کی ہے۔ اور یہ دونوں صورتیں جائز ہیں۔

فہم دین میں حدیث، بیان قرآن ہے

دین اسلام کی بنیاد کتاب وسنت پر ہے؛ اللہ رب العزت نے نبی اکرم ﷺ پر قرآن مجید کو نازل کیا اور بیان قرآن کی ذمہ داری صرف نبی پاک ﷺ کو سونپی۔ اللہ رب العزت کی طرف سے جو احکام اور اصول دین نازل ہوتے، نبی مکرم ﷺ جزوی مسائل کی صورت میں ان کا حل پیش کرتے اور مشکل کی توضیح فرماتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾ [النخل: 44]

’’اور ہم نے تیری طرف یہ نصیحت اتاری، تا کہ تو لوگوں کے لیے کھول کر بیان کردے جو کچھ ان کی طرف اتارا گیا ہے اور تا کہ وہ غور وفکر کریں۔‘‘

☆...... امتی کا کام صرف اتباع کرنا ہے؛ بیانِ قرآن یا اپنی مرضی سے تفسیر کرنا نہیں۔ منکرین حدیث اسی لیے حدیث کا انکار کرتے ہیں کہ وہ اپنی من مانی سے قرآن کے بیان اور توضیح وتفسیر کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ منکرین حدیث اس بات کے دعوے دار ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے حالات کے مطابق قرآن کریم کی وضاحت و تفسیر کی ہے۔

یہ وضاحت وبیان یعنی حدیث صرف اس وقت کے لوگوں کے ساتھ خاص تھا؛ یہ ہمارے لیے نہیں۔ لہٰذا ہم اپنے وقت کے تقاضوں کے مطابق قرآن مجید کے احکام واصول کی تشریح کریں گے۔ گویا منکرین حدیث اور فتنہ پرور لوگوں کا یہ دعویٰ منصب نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والی بات ہے۔

اللہ رب العزت نے لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ میں واضح کر دیا ہے کہ قرآن کی تفسیر ووضاحت کی ذمہ داری نبی اکرم ﷺ کی ہے۔ لہٰذا آپ ﷺ کی وضاحت جو حدیث نبوی کے صورت میں ہے یہی کتاب وسنت اور دین کی بنیادیں ہیں؛ ان میں ترمیم وتحریف کی گنجائش نہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

......نبی کریم ﷺ قرآن مجید کے شارح ومفسر:

نبی اکرم ﷺ قرآن کی تفسیر حدیث وسنت اور اپنی سیرت سے فرماتے اور آپ ﷺ کی وضاحت کئی صورتوں میں مشتمل ہوتی تھی۔ مثلاً: کبھی قرآن کے حکم میں اجمال ہوتا تو وضاحت کر دیتے، نماز کا حکم ہوا تو اس کی عملی مثال پیش فرما دیتے؛ قرآن کے الفاظ سمجھنے میں مشکل ہوتی تو آپ ﷺ لغت ومعانی کو واضح فرما دیتے۔ لہٰذا قرآن مجید کی اصطلاحات سمجھنے کے لیے حدیث کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَ ھُمْ مُّھْتَدُوْنَ﴾ [الانعام:82]

”وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو بڑے ظلم کے ساتھ نہیں ملایا، یہی لوگ ہیں جن کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت پانے والے ہیں۔“

جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو مسلمانوں پر اس کا نازل ہونا بہت شاق گزرا۔ صحابہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کون ہے جس نے اپنے نفس پر ظلم نہیں کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے اس کی وضاحت میں فرمایا:

”جو بات تم سمجھ رہے ہو وہ بات نہیں ہے، بلکہ اس سے مراد وہ ہے جو لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تھا:

﴿یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ﴾ [لقمان:13]

”اے میرے پیارے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا، بیشک شرک یقیناً بہت بڑا ظلم ہے۔“

صحیح البخاری:4629

......زکوۃ کی وضاحت حدیث نبوی ﷺ سے:

قرآن مجید میں زکوۃ دینے کا حکم ہے لیکن کس مال سے، کتنی اور کب زکوۃ دینی ہے؟ اس کی مکمل تفصیل حدیث رسول ﷺ میں بیان قرآن کی صورت میں موجود ہے۔

﴿وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ﴾ [البقرۃ:43]

”اور تم زکوۃ کو ادا کرو۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ مالوں سے زکوۃ دی جاتی ہے۔ سونا، چاندی، کھیتی، مویشی، اموال تجارت، ان اموال میں زکوۃ ہے۔ گویا حدیث رسول ﷺ میں ایک عام حکم کو خاص کر دیا۔ نماز، روزہ؛ حج؛ زکوۃ اور ارکان اسلام اور ایمان کے متعلقہ تمام وضاحتیں بھی اللہ کے نبی ﷺ نے اپنے فرامین سے فرمائی ہیں۔

☆......اللہ تعالیٰ نے چور مرد ہو یا عورت اُس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا﴾ [المائدہ :38]

’’اور جو چوری کرنے والا اور جو چوری کرنے والی ہے سو دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔‘‘

☆...... نبی ﷺ کی حدیث کی بتاتی ہے ہاتھ کہاں سے کاٹنا ہے؛ پھر کونسا ہاتھ کاٹنا ہے؟ اس کی وضاحت بھی سنت معلوم ہوتی ہے۔ اگر حدیث کو قرآن سے الگ کردیں گے تو قرآن کا انکار لازم آئے اور کتابِ الٰہی مہمل ہو جائے گی ،جس پر عمل کرنا ناممکن ہوگا۔

☆......اللہ نبی ﷺ نے جو قرآن کی تفسیر فرمائی وہی دراصل نزول قرآن کے وقت اللہ کی مراد تھی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ﴾ [المائدة:67]

’’اے رسول! آگے پہنچا دو جو کچھ تیری طرف تمہارے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے۔‘‘

بیان قرآن (احادیث) کی مختلف صورتیں

1......بیان قرآن میں اخبار کی حیثیت:

قرآن مجید کی وضاحت وتفسیر میں نبی اکرم ﷺ نے جو احادیث بیان فرمائیں اُن کا تعلق یا خبروں سے ہے۔ مثلاً: قیامت آئے گی، عذاب برحق ہے،حساب کتاب ہوگا ، جزا وسزا ہوگی اور جنت وجہنم کا فیصلہ ہوگا ؛ ان سب کا تعلق اخبار یعنی آنے والے زمانے سے متعلق خبروں سے ہے۔اور خبروں میں تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ اگر خبر میں تبدیلی کی جائے تو جھوٹ لازم آتا ہے۔خبر میں تبدیلی سے جھوٹ لازم آتا ہے۔مثلاً: نبی اکرم ﷺ نے اپنے زمانہ میں کہا تھا کہ عذاب قبر برحق ہے۔ اور اگر آج کہا جائے کہ عذاب قبر نہیں۔ تو یہ جھوٹ ہوگا؛ جب کہ کلام شارع میں جھوٹ نہیں ہوتا۔ نبی پاک ﷺ نے دین میں جو خبریں دی ہیں وہ تبدیلی یا ترمیم کی متحمل نہیں۔

2......کلام شارع میں امر ونہی (احکام) بدل نہیں سکتے:

قرآن مجید کے امر ونہی (احکام) تبدیل نہیں ہو سکتے؛ مثلاً:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى﴾ [الاسراء:32]

’’اور تم زنا کے قریب بھی مت جاؤ۔‘‘

﴿وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ [البقرة:43]

’’اور تم نماز کی پابندی کرو۔‘‘

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆...... ان احکام میں تبدیلی نہیں ہوسکتی ۔ کیونکہ یہ اوامر ونواہی قرآن مجید کے کلیات اور اصول ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے قرآن کے اصولوں کو اپنے بیان یعنی حدیث میں وضاحت کے ساتھ متعین فرمایا ہے۔قرآن کے اصول دائمی ہیں؛اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے جوقرآن کا بیان وتفسیر فرمائی ہے؛ وہ بھی دائمی ہے۔

اگر نبی اکرم ﷺ کی بیان کردہ وضاحت وتفسیر کو بدل دیا جائے؛ تو پھر قرآن کے اصول میں تبدیلی لازم آتی ہیں، جبکہ قرآن کے اصول تا قیامت ہیں؛ جس میں رد وبدل نہیں ہوسکتا۔

......عبادات میں تبدیلی بدعت ہے:

☆......قرآن مجید میں عبادات کا حکم ہے اور انسان کا اصل مقصدِ حیات بھی عبادت ہے نہ کہ دنیا کا حصول۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے

﴿وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْن﴾ [الذریات :56]

''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔''

قرآن پاک میں جابجا عبادات کا ذکر ہے؛ خود نبی اکرم ﷺ نے عبادات کا حکم دیا ہے۔عبادات میں تبدیلی نہیں ہوسکتی؛ کیونکہ عبادات میں تبدیلی بدعت ہے۔ جب کہ دین اسلام میں بدعت کی شدید مذمت بیان کی گئی ہیں۔

نبی اکرم ﷺ ہر خطبہ جمعہ میں دین میں نئے کام کو بدعت، ہر بدعت کو گمراہی اور جہنم کا موجب قرار دیتے تھے۔

((وَإِيَّاكُمْ وَالْأُمُورَ الْمُحْدَثَاتِ ، فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ))

''خبردار! تم دین میں نئے کاموں سے بچو، یقیناً ہر بدعت گمراہی ہے۔''

[صحيح] سنن ابن ماجه:42

اگر کتاب وسنت کی جزئیات اور حدیث کی صورت میں بیان قرآن کو وقت کے تقاضوں کے مطابق بدلنے گنجائش ہوتی تو دین میں ہرگز بدعت کی مذمت نہ ہوتی۔جب کہ حدیث میں بدعت کو جہنم میں جانے کا سبب قرار دیا گیا ہے۔

......دین میں تجارتی معاملات بدل نہیں سکتے:

تجارتی لین دین میں حلال وحرام اور خرید وفروخت، بیع شراء کے معاملات میں تبدیلی نہیں ہوسکتی؛ انھیں بدلہ نہیں جاسکتا۔الا کہ وقتی مصلحت ہوجس کی گنجائش بھی حدیث سے ملے، تو پھر بدلہ جاسکتا ہے۔مثلاً: قرآن مجید میں ہے۔

﴿وَاَعِدُّوْا لَھُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ﴾ [الانفال :60]

''اورتم ان کے مقابلے میں جتنی کرسکو،قوت تیار رکھو۔''

☆......آپ ﷺ نے قوت کی وضاحت اپنے حالات کے مطابق شمشیر زنی اور نیزہ بازی سے فرمائی۔ تا کہ مسلمان ہرلحاظ سے دشمنوں کے لیے تیار رہیں۔ یہ بیان قرآن اور تفسیر وقتی مصلحت پر مبنی ہے۔اس میں تبدیلی ہوسکتی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہیں۔

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ مذکورہ آیت کی تفسیر میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ، أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ، أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ))

''سن رکھو! قوت تیراندازی (کا نام) ہے: قوت تیراندازی (کا نام) ہے: قوت تیراندازی (کا نام) ہے۔'

صحيح مسلم:1917

☆......آج کل تیز اندوزی کا دور نہیں، بلکہ ٹیکنالوجی، ایٹمی قوت اور کیمیائی ہتھیاروں کا دور ہے۔ ان میں ترمیم ہوسکتی ہیں۔ اگر کتاب وسنت میں تبدیلی کی گنجائش ہوتی تو یہ کتاب نبی پر نازل نہ ہوتی، بلکہ کعبہ کی چھت پر اترتی اور لوگوں کو حکم دیا جاتا کہ اس کی پیروی کرو۔ نبی ﷺ پر اس لیے نازل ہوئی تاکہ اس کی وضاحت خود نبی مکرم ﷺ کریں اور آپ کو ہی اس کا حکم ہے۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿فَإِذَا قَرَأْنَـٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۞ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ﴾ [القيامة:18، 19]

''تو جب ہم اسے پڑھیں تو تو اس کے پڑھنے کی پیروی کر۔ پھر بلاشبہ اسے واضح کرنا ہمارے ذمے ہے۔''

☆......اسی اللہ رب العزت نے فرمایا ہے کہ جس نے رسول کی اطاعت کی اُس نے اللہ تعالی کی اطاعت کی ۔حدیث نبوی دراصل قرآن کا بیان ہے اور اس میں تبدیلی کا کوئی امکان نہیں۔ جب کہ امتی کا کام اطاعت واتباع ہے۔

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ تنویر الاسلام	03424449009	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03424449009	03014843312	03015989211
03034125519	03017138746	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com